نوٹ: دراصل یہ کتاب ۱۵۰ صفحات پر مشتمل ہیں جو ان شاء اللہ عنقریب منظر عام پر آنے والا ہے لیکن یہ مختصر رسالہ جو "مشت نمونہ خروارست" کے طور پر پیش خدمت ہے جس میں صرف ضروری اور مشہور ابواب ذکر ہیں۔

ان شاء اللہ عنقریب منظر عام پر:

درجہ ثانیہ سے لیکر دورہ حدیث تک اساتذہ، طلباء، اور طالبات کیلئے یکساں مفید

مدرسہ اور وفاق المدارس کے امتحانات کیلئے ایک نایاب تحفہ

ابواب فقہ کی لغوی واصطلاحی تعریفات

مؤلف

امیر زمان رحمانی

مدرس: جامعۃ عزیزیۃ تعلیم القرآن چھاؤنی محلّہ ضلع دکی

فاضل جامعۃ مخزن العلوم شاہ کاریز لورالائی

رفیق: دار الافتاء جامعۃ اسلامیۃ مدینۃ العلوم ضلع دکی

کتاب الطہارات

کتاب کے لغوی و اصطلاحی معنی:

لغت میں: کتاب اور کتابت کے لغوی معنی ہیں کسی شئی کا جمع ہونا۔اور کتابت کا نام کتاب اسی لئے رکھا گیا کہ اس میں حروف جمع ہوتے ہیں۔اور کتابت مکتوب کے معنی میں بھی بولا جاتا ہے جیسے خلق مخلوق کے معنی میں بولا جاتا ہے۔

اصطلاحی تعریف۔کتاب مسائل کے اس مجموعہ کو کہتے ہیں جو مستقلاً معتبر ہو اور مختلف انواع پر مشتمل ہو یا مختلف انواع پر مشتمل نہ ہو۔

﴿طہارت﴾

لغت میں: لغت میں (طُہارت) بضم الطاء اس پانی کا نام ہے جس سے پاکی حاصل کی جائے اور (طِہارت) بکسر الطاء آلہ نظافت کا نام ہے اور (طَہارت) بفتح الطاء مصدر ہے نظافت کے معنی میں

اصطلاح شریعت میں: ''طہارت حدث یا خبث (جنابت) سے پاک ہونے کو کہتے ہیں اور بعض علماء نے کہا کہ طہارت اعضاء ثلثہ کو دھونے اور سر کے مسح کرنے کا نام ہے

طہارات کو مقدم کیوں کیا گیا ہے؟ ارکان اسلام میں توحید کے بعد سے پہلے نماز ہی فرض کی گئی ہے اور طہارت چونکہ نماز کی شرط ہے ارشاد مبارکہ ہے: **مفتاح الصلوة الطهور**۔ اور شرط شئی، شئے سے مقدم ہوتی ہے اس لئے طہارت کو نماز پر مقدم کیا۔

شرائط طہارت: مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ شرائط طہارت دو قسم پر ہیں (۱) شروط وجوب (۲) شروط صحت،

فائدہ۔بعض مصنفین حضرات (رحمۃ اللہ علیہم) نے طہارات بصیغہ جمع ذکر کیا حالانکہ طہارت مصدر ہے اور مصادر کے تثنیہ اور جمع نہیں آتا۔لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ اگر مصادر کے آخر میں تاء تانیث ہو تو ان کا تثنیہ اور جمع لانا درست ہے۔

﴿فی نواقض الوضوء والصوم وغیرهما﴾

نواقض، ناقضۃ کی جمع ہے اور نقض اگر اجسام کی طرف منسوب ہو تو اس کے معنی اس کی تالیف وترکیب کو باطل کرنا ہے، اور اگر معانی کی طرف منسوب کی جائے تو معنی ہوں گے مفید مطلب ہونے سے نکال دینا، معانی سے مراد، وضوء صوم وغیرہ کو توڑنے والے علتیں اور اسباب ہیں جیسے کہ حدیث مبارکہ میں ہے: **لَا یَحِلُّ دَمُ اِمرِءٍ مُسلِمٍ اِلَّا بِاحدٰی ثَلٰث**. یعنی کسی مسلمان کا خون حلال نہیں ہوگا مگر تین علتوں میں سے ایک کی وجہ سے۔

﴿فصل فی الغسل﴾

غُسل غین کے ضمہ کے ساتھ بمعنی اغتسال یعنی تمام بدن۔

﴿باب التیمم﴾

ماقبل سے مناسبت: چونکہ پانی سے طہارت حاصل کرنا اصل ہے اور مٹی سے طہارت (تیمم) حاصل کرنا اس کا خلیفہ ہے اور خلیفہ اصل کے بعد ہوتا ہے۔

تیمم لغت میں: تیمم کے لغوی معنی مطلقاً ارادہ کرنا اور حج کے لغوی معنی کسی معظم اور بڑی چیز کا ارادہ کرنا ہے۔

اصطلاحی تعریف: طہارت حاصل کرنے کے لئے پاک مٹی کا ارادہ کرنا۔

کتاب الطهارات

کتاب کے لغوی واصطلاحی معنی:

لغت میں: کتاب اور کتابت کے لغوی معنی ہیں کسی شئی کا جمع ہونا۔ اور کتابت کا نام کتاب اسی لئے رکھا گیا کہ اس میں حروف جمع ہوتے ہیں۔ اور کتابت مکتوب کے معنی میں بھی بولا جاتا ہے جیسے خلق، مخلوق کے معنی میں بولا جاتا ہے۔

اصطلاحی تعریف۔ کتاب مسائل کے اس مجموعہ کو کہتے ہیں جو مستقلاً معتبر ہو اور مختلف انواع پر مشتمل ہو یا مختلف انواع پر مشتمل نہ ہو۔

﴿طہارت﴾

لغت میں: لغت میں (طُہارت) بضم الطاء اس پانی کا نام ہے جس سے پاکی حاصل کی جائے اور (طِہارت) بکسر الطاء آلہ نظافت کا نام ہے اور (طَہارت) بفتح الطاء مصدر ہے نظافت کے معنی میں

اصطلاح شریعت میں: ''طہارت حدث یا خبث (جنابت) سے پاک ہونے کو کہتے ہیں اور بعض علماء نے کہا کہ طہارت اعضاء ثلٰثہ کو دھونے اور سر کے مسح کرنے کا نام ہے

طہارات کو مقدم کیوں کیا گیا ہے؟ ارکان اسلام میں توحید کے بعد سے پہلے نماز ہی فرض کی گئی ہے اور طہارت چونکہ نماز کی شرط ہے ارشاد مبارکہ ہے: **مفتاح الصلوۃ الطهور**۔ اور شرط شئی، شئے سے مقدم ہوتی ہے اس لئے طہارت کو نماز پر مقدم کیا۔

شرائط طہارت: مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ شرائط طہارت دو قسم پر ہیں (۱) شروط وجوب (۲) شروط صحت،

فائدہ۔ بعض مصنفین حضرات (رحمۃ اللہ علیہم) نے طہارات بصیغہ جمع ذکر کیا حالانکہ طہارت مصدر ہے اور مصادر کے تثنیہ اور جمع نہیں آتا۔ لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ اگر مصادر کے آخر میں تاء تانیث ہو تو ان کا تثنیہ اور جمع لانا درست ہے۔

﴿فی نواقض الوضوء والصوم وغیرهما﴾

نواقض، ناقضۃ کی جمع ہے اور نقض اگر اجسام کی طرف منسوب ہو تو اس کے معنی اس کی تالیف وترکیب کو باطل کرنا ہے، اور اگر معانی کی طرف منسوب کی جائے تو معنی ہوں گے مفید مطلب ہونے سے نکال دینا، معانی سے مراد، وضوء صوم وغیرہ کو توڑنے والے علتیں اور اسباب ہیں جیسے کہ حدیث مبارکہ میں ہے: **لَا یَحِلُّ دَمُ اِمرِءٍ مُسلِمٍ اِلَّا بِاِحدیٰ ثَلٰث**۔ یعنی کسی مسلمان کا خون حلال نہیں ہوگا مگر تین علتوں میں سے ایک کی وجہ سے۔

﴿فصل فی الغسل﴾

غُسل غین کے ضمہ کے ساتھ بمعنی اغتسال یعنی تمام بدن۔

﴿باب التیمم﴾

ماقبل سے مناسبت: چونکہ پانی سے طہارت حاصل کرنا اصل ہے اور مٹی سے طہارت (تیمم) حاصل کرنا اس کا خلیفہ ہے اور خلیفہ اصل کے بعد ہوتا ہے۔

تیمم لغت میں: تیمم کے لغوی معنی مطلقاً ارادہ کرنا اور حج کے لغوی معنی کسی معظم اور بڑی چیز کا ارادہ کرنا ہے۔

اصطلاحی تعریف: طہارت حاصل کرنے کے لئے پاک مٹی کا ارادہ کرنا۔

﴿باب المواقیت﴾

ماقبل سے مناسبت: چونکہ نماز کے اوقات وجوب نماز کے اسباب ہیں اور سبب، مسبب سے مقدم ہوتا ہے اس لئے نماز کے اوقات کا بیان مقدم کیا گیا۔

مواقیت: مواقیت میقات کی جمع ہے میقات وہ زمانہ یا وہ مکان ہے جس سے حد مقرر کی جائے جیسے مواقیتِ الصلوۃ اور مواقیتِ احرام۔

باب الاذان

اذان لغت میں: لغت میں اذان کے معنی ''خبر دینا'' ہیں۔ پھر غلبۃً نماز کے اعلان کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔ چنانچہ جب بھی لفظ اذان بولا جاتا ہے تو اس سے نماز ہی کا اعلان مراد ہوتا ہے

اصطلاح شریعت میں: ''چند مخصوص الفاظ کے ساتھ اوقاتِ مخصوصہ میں نماز کا وقت آنے کی خبر دینے'' کو اذان کہتے ہیں۔

اس تعریف سے وہ اذان خارج ہے جو نماز کے علاوہ امور کے لئے مسنون کی گئی ہے جیسا کہ بچہ کی پیدائش کے بعد اس کے کانوں میں، یا کوئی شخص کسی رنج میں مبتلاء ہو وغیرہ۔

تثویب

لغت میں: تثویب کا لغوی معنی رجوع اور عود کرنے کے ہیں اسی سے ثواب آتا ہے کیونکہ آدمی کے عمل کی منفعت اسی کی طرف عود کرتی ہے

اصطلاح شریعت میں: تثویب اعلام بعد الاعلام کو کہتے ہیں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کے اذان اور اقامت کے درمیان نماز کے اعلان کا نام تثویب ہے۔

باب شروط الصلوۃ

شروط، شرط (بسکون الراء) کی جمع ہے

لغوی معنی: لغوی معنی علامت کے ہیں۔

اصطلاحی معنی: وہ چیز جس پر کسی چیز کا پایا جانا موقوف ہو اور یہ اس چیز میں داخل نہ ہو اور یہ موقع کے لئے تین الفاظ بولے جاتے ہیں (۱) شرط (۲) شرائط (۳) اشراط۔

باب صفۃ الصلوۃ

ماقبل سے مناسبت: اب تک نماز کے وسائل اور مقدمات کا بیان تھا، اب یہاں سے مقصود یعنی نماز کو ذکر کریں گے۔

اہل لغت: اہل لغت کے نزدیک وصف اور صفت دونوں مترادف ہیں ور دونوں مصدر ہیں جیسے وعد اور عدۃ اور متکلمین میں سے ہمارے علماء کے نزدیک وصف واصف کا کلام ہے اور صفت وہ معنی ہے جو موصوف کے ساتھ قائم ہوتا ہے پس ''زید عالم'' زید کا وصف ہے نہ کہ صفت اور اس کا علم جو اس کے ساتھ قائم ہے صفت ہے نہ کہ وصف

باب مایفسد الصلوۃ

ماقبل سے مناسبت: گذشتہ باب میں ان عوارض کا ذکر کیا گیا جو نماز میں غیر اختیاری طور پر پیش آتے ہیں جیسے (جنون وغیرہ) اور اس باب میں ان عوارض کا بیان ہے جو نماز میں نمازی کے اختیار سے عارض ہوتے ہیں۔

بابُ صلوۃِ الوترِ

ماقبل سے مناسبت: اس باب میں اس نماز کا بیان ہے جو فرض سے کمتر اور نفل سے برتر ہے یعنی صلوۃ وتر۔ اس مناسبت کی وجہ یہ ہے کہ آگے نوافل کا بیان ہے۔ پس واجب یعنی وتر کو فرض اور نفل کے درمیان میں ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ اس کا حق ہے۔

باب النَّوافل

سابق میں فرض اور واجب کا بیان تھا اس باب میں سنن اور نوافل کا بیان ہے۔ نفل کے معنی (جو فرض پر زائد ہو) چونکہ سنن کو بھی شامل ہیں اس لئے عنوان میں فقط نوافل کا ذکر کیا گیا ہے اور سنن کا ذکر نہیں کیا گیا۔

بابُ صلوةِ المسافرِ

ماقبل سے مناسبت: سجدہ تلاوت کے احکام بیان کرنے کے بعد سفر کے احکام ذکر کئے گئے چونکہ تلاوت اور سجدہ تلاوت عبادت ہے اور سفر عبادت نہیں اسلئے سجدہ تلاوت کو مقدم اور سفر کے احکام کو مؤخر کیا گیا۔

لغوی معنی: سفر کے لغوی معنی مسافت طے کرنے کے ہیں۔

اصطلاحِ شریعت میں: سفر وہ ہے جس سے احکام متغیر ہو جاتے ہیں مثلاً نماز قصر، رمضان کے اندر افطار کی اجازت، مدت مسح کا تین دن تک دراز ہو جانا وغیرہ۔

بابُ صَلٰوةِ الجُمُعَةِ

مناسبت: یہ باب پہلے باب کے مناسب ہے اس لئے دونوں میں تنصیف ہے البتہ قصر میں سفر کے واسطہ سے تنصیف کی گئی ہے اور جمعہ میں خطبہ کے واسطے تنصیف ہے

جمعہ: جمعہ اجتماع سے ہے جیسے فرقت افتراق سے ہے لفظ جمعہ میم کے ضمہ کے ساتھ ہے اور سکون کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے بعض حضرات نے میم کے فتحہ کے ساتھ بھی نقل کیا ہے

وجہ تسمیہ۔ جمعہ کو جمعہ اس لئے کہتے ہیں کہ لوگ اس دن میں اکٹھا ہوتے ہیں۔ (جمعہ کی فرضیت کتاب اللہ، سنت، اجماع اور دلیل عقلی چاروں سے ثابت ہے۔

باب صلوة العيدين

ماقبل سے مناسبت: نماز جمعہ اور نماز عیدین میں مناسبت (۱) دونوں دن کی نمازیں ہیں (۲) دونوں کو کثیر جماعت کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے (۳) دونوں کی قراءت جہری وغیرہ

عید کی وجہ تسمیہ: ''عید'' لفظ ''عود'' سے مشتق ہے جس کے معنی ہے ''بار بار آنا'' چنانچہ اس دن کو عید اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ دن بار بار یعنی ہر برس آتا ہے۔ چنانچہ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس دن کا نام ''عید'' اسلئے ہے کہ اللہ تعالیٰ عود کرتا ہے یعنی اپنی بندوں پر اپنی رحمت اور بخشش کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے۔

فصل فی تکبیراتِ التشریق

تشریق کی وجہ تسمیہ۔ (۱) بعض کا کہنا ہے کہ عید کی نماز اور قربانی کے دن کو تشریق کہا جاتا ہے، اس لیے کہ عید کی نماز اس وقت ادا کی جاتی ہے جب سورج چمک رہا ہوتا ہے اور مصلّی کو بھی اسی لیے مشرق کہتے ہیں کہ وہ سورج کے نکلنے کا انتظار کرتا ہے اسی لیے یوم عید کو تشریق کہا گیا ہے پھر جو دن اس کے تابع ہیں ان کو بھی یہی نام دیا گیا ہے۔

باب صلوة الكسوف

لغت: اس میں ایک لغت خسوف ہے امام منذری نے کہا ہے کہ حدیث کسوف 19 اشخاص نے روایت کی ہے بعض نے (کاف) کے ساتھ کسوف بعض نے (خاء) کے ساتھ خسوف، معلوم ہوا کہ یہ دونوں لفظ مترادف ہیں یا کسوف آفتاب کے ساتھ مخصوص ہے اور خسوف عام ہے آفتاب و ماہتاب دونوں میں بعض نے کہا کہ سورج گرہن کو کسوف اور چاند گرہن کو خسوف بولا جاتا ہے فقہاء کی یہی اصطلاح ہے اس کی تائید باری تعالیٰ کا اس قول فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ

بابُ صلوةِ الاستسقاءِ

لغت میں: استسقاء کے لغوی معنی ہیں طلب کرنا

اصطلاحِ شریعت میں: اس کا مطلب ہے ''قحط اور خشک سالی میں طلب بارش کے لئے بتائے گئے طریقوں کے مطابق نماز پڑھنا اور دعا کرنا''

باب صلوۃ الخوف

مناسبت: استسقاء اور خوف کی نماز کے درمیان مناسبت یہ ہے کہ دونوں کی مشروعیت عارض خوف کی وجہ سے ہے مگر اتنا فرق ہے کہ استسقاء میں عارض یعنی بارش کا منقطع ہوجانا سماوی اور غیر اختیاری ہے اور نماز خوف میں عارض اختیاری ہے یعنی جہاد جس کا سبب کافر کا کفر اور ظالم کا ظلم ہے

باب الجنائز

جنائز: جنائزۃ کی جمع ہے جَنازۃ (بفتح الجیم) میت کے لئے مستعمل ہے اور جِنازۃ (بکسر الجیم) اس تختہ کے لئے مستعمل ہے جس پر میت کو رکھا جاتا ہے موت چونکہ آخری عارض ہے اس لئے سب سے آخر میں ذکر کیا ہے لیکن صلوۃ فی الکعبہ کو کتاب الصلوۃ کے آخر میں اس لئے ذکر کیا گیا ہے تا کہ کتاب الصلوۃ کا خاتمہ ایسی چیز سے ہو جس کے ساتھ حالاً اور مکاناً تبرک حاصل کیا جاتا ہے،

باب الشهيد

وجہ تسمیہ: شہید کا نام شہید اس لئے ہے کہ ملائکہ تکریم اور تعظیم کی خاطر اس کی موت کی شہادت دیتے ہیں پس یہ مشہود کے معنی میں ہوگا جیسے فعیل مفعول کے معنی میں آتا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ مقتول فی سبیل اللہ چونکہ مَشهُودٌ لَهُ بِاالجَنَّةِ ہے یعنی اس کے جنتی ہونے کا وعدہ ہے اس لئے اس کو شہید کہا گیا ہے، تیسری وجہ یہ ہے کہ مقتول فی سبیل اللہ چونکہ زندہ ہے اور خدا کے پاس موجود ہے اس لئے اس کو شہید کہا گیا ہے کیونکہ شہید کے معنی موجود اور حاضر کے ہیں۔

فقہاء کی اصطلاح میں: شہید وہ ہے جس کو مشرکین نے قتل کر ڈالا یا معرکہ جنگ میں پڑا ہوا پایا گیا اور اس کے بدن پر قتل کا اثر ہے یا اس کو مسلمانوں نے ظلماً قتل کیا اور اس کے قتل کی وجہ سے دیت واجب نہیں ہوئی۔

بابُ الصلوۃِ فی الکعبۃِ

ماقبل سے مناسبت: صلوۃ فی الکعبۃ کو کتاب الصلوۃ کے آخر میں اس لئے ذکر کیا گیا تا کہ کتاب الصلوۃ کا اختتام ایک متبرک چیز پر ہو۔

وجہ تسمیہ: بیت اللہ کا نام کعبہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ مکعب یعنی چوکور ہے۔

کتاب الزکوۃ

مناسبت: کتاب الصلوۃ کے بعد کتاب الزکوۃ کو ذکر کیا گیا ہے کیونکہ اس ترتیب میں کلام اللہ کلام رسول ﷺ دونوں کی اقتداء پائی گئی، اللہ تعالی نے زکوۃ کو نماز کے بعد متصلاً ذکر کیا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے اَقِيمُو الصَّلٰوةَ وَاٰتُوالزَّكٰوةَ اور رسول ﷺ کا اقتداء اس لئے ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے بُنِيَ الاِسلَامُ عَلٰى خَمسَةٍ اَشهَدُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيتَاءَ الزَّكٰوةِ، الحدیث،

لغت میں: زکوۃ کے لغوی معنی ہے طہارت جیسے قَدافلَحَ مَن تَزَكّٰى

زکوۃ کی وجہ تسمیہ: زکوۃ کا نام زکوۃ اس لئے رکھا گیا کہ وہ زکوۃ دینے والے کو گناہوں اور بخل سے پاک کر دیتا ہے

دوسرے معنی نماء، (بڑھنے) کے ہیں، جیسے کہا جاتا ہے زکا الزرع (کھیتی بڑھ گئی)

اصطلاحی تعریف: شریعت کے اصطلاح میں زکوۃ کہتے ہیں نصاب حولی کے ایک جزء کو فقیر اور اس کے ہم معنی کی ملک میں دیدینا،

اور بعض نے کہا ہے کہ زکوۃ مال کی اس مقدار کا نام ہے جو فقیر کے لئے نکالی گئی ہو،

باب فی العروض

عروض: عروض عرض کی جمع ہے معنیٰ ہیں چاندی اور سونے کے علاوہ سامان۔

بابٌ فی من یَّمُرُّ علیَ العاشر

ماقبل سے مناسبت: اس باب کو کتاب الزکوۃ کے ساتھ ایک گونہ مناسبت بھی ہے کہ عاشر کے پاس سے گذرنے والے مسلمان سے جو عشر لیا گیا ہے وہ بعینہ زکوۃ ہے مگر عاشر جس طرح مسلمان سے لیتا ہے اسی طرح ذمی اور مستامن سے بھی لیتا ہے لیکن ان دونوں سے جو مال لیا تا ہے وہ زکوۃ نہیں کہلاتا،

عاشر کی تعریف: عاشر وہ شخص ہے جس کو امام وقت نے صدقات وصول کرنے کے لئے راستہ پر مقرر کیا ہو۔

باب فی المعادن والرّکاز

معادن، معدن کی جمع ہے المعدن، عدن سے ماخوذ ہے جس کے معنی اقامت کے ہیں اسی سے جنت عدن آتا ہے ہر چیز کا مرکز اس کا معدن ہوتا ہے، زمین سے جو مال نکالا جاتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں کنز، معدن، رکاز،

کنز وہ مال ہے جس کو انسان نے زمین کے اندر دفن کر دیا ہو اور معدن وہ مال ہے جس کو اللہ تعالی نے تخلیق ارض کے دن زمین کے اندر پیدا کر دیا ہے اور رکاز کا لفظ کنز اور معدن دونوں کو شامل ہے

باب الصدقُۃ الفطرِ

ماقبل سے مناسبت: صدقۃ الفطر اور زکوۃ کے درمیان میں مناسبت ظاہر ہے کہ دونوں عبادات مالیہ ہیں مگر چونکہ صدقۃ الفطر واجب ہے اور زکوۃ فرض ہے اس لئے صدقۃ الفطر بنسبت زکوۃ کے ایک درجہ کمتر ہے اس وجہ سے صدقۃ الفطر کے احکام زکوۃ کے احکام سے بعد میں ذکر گئے۔

صدقۃ اور فطر کے معنی: صدقہ کے معنی عطیہ لیکن مراد وہ عطیہ ہے جو تقرب الہی کی امید پر دیا جائے **فطر**: یہ فطرت سے ماخوذ ہے بمعنی نفس اور خلقت، کیونکہ یہ صدقہ ہر نفس کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ **شریعت میں**: شریعت صدقۃ الفطر وہ صدقہ ہے جو بطور عبادت اور صلہ کے از راہ ترحم دیا جاتا ہے۔

کتاب الصوم

مناسبت: ھدایہ، کنز، قدری، وغیرہ میں کتاب الصلوۃ کے بعد کتاب الزکوۃ کو ذکر کیا گیا ہے تاکہ قرآن کریم **اَقِیمُو الصَّلٰوۃَوَا تُوالزَّکوٰۃَ** کی اقتداء ہو جائے،

لغت میں: صوم کے لغوی معنی ہے مطلقاً امساک (رکنے) کے ہیں خواہ کسی چیز سے رکنا ہو۔

شریعت میں: شریعت میں مخصوص وقت کے اندر مفطرات ثلاثہ (اکل، شرب، جماع) سے بالارادہ رکنے کا نام صوم ہے۔

کتاب الاعتکاف

مناسبت: روزہ کو اعتکاف پر اس لئے مقدم کیا گیا ہے کہ روزہ اعتکاف کے لئے شرط ہے اور شرط شئی پر مقدم ہوتی ہے اس لئے روزہ کو مقدم کیا گیا۔

اعتکاف: اعتکاف باب افتعال کی کا مصدر ہے عکف سے ماخوذ ہے اور عکف متعدی ہے اور عکوف لازم ہے

اصطلاح شریعت میں: شریعت کے اصطلاح میں اعتکاف نیت کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے

اعتکاف کی شرعی حیثیت: صحیح بات یہ ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے دلیل یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے اس پر مواظبت فرمائی ہے

كتاب الحجّ

مناسبت: حج چونکہ مرکب ہوتا ہے عبادت بدنیہ اور عبادت مالیہ سے اور روزہ فقط عبادت بدنیہ ہے اس لئے حج کو روزہ سے مؤخر کیا گیا کیونکہ مرکب مفرد سے مؤخر ہوتا ہے

لفظ حج: لفظ حَج (بفتح الحاء و بکسر الحاء) دونوں طرح استعمال ہوتا ہے (بفتح الحاء) جیسے اَلحَجُّ اَشهُرٌ مَّعلُومَاتٌ ہے اور (بکسر الحاء) جیسے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ البَيتِ،

لغت میں: حج کے لغوی معنی کسی معظم اور بڑی چیز کی طرف ارادہ کرنے کے ہیں۔

اصطلاح شریعت میں: مخصوص مکان کا مخصوص فعل کے ساتھ مخصوص زمانہ میں ارادہ کرنا ہے

فصل فی المیقات

مواقیت میقات کی جمع ہے اور میقات وقت معین کے لئے آتا ہے مگر یہاں مجازاً مکان معین کے لئے استعمال کیا گیا ہے یہاں میقات سے مراد وہ جگہیں ہیں جہاں سے بغیر احرام کے تجاوز کرنا جائز نہیں ہے

باب لاحرا م

لغت میں: لغت میں احرام کے معنی حرمت میں داخل ہونے کے ہیں۔

اصطلاح فقہاء: اصطلاح فقہاء میں اپنے اوپر مباحات کو حرام کرنا تا کہ عبادت حج یا عبادت صلوۃ ادا کی جا سکے عبادات میں نماز اور حج ایسی عبادتیں ہیں جن کے لئے تحریم اور تحلیل ہیں اور روزہ اور زکوۃ ایسی عبادتیں ہیں جن کے لئے نہ تحریم ہے اور نہ تحلیل ہے

باب القِران

مناسبت: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مفرد کے احکام سے فراغت پا کر مرکب یعنی قران اور تمتع کے احکام ذکر فرمائیں گے لیکن ہمارے نزدیک چونکہ قران افضل ہے اس لئے پہلے قران کے احکام ذکر کئے گئے اور اسکے بعد تمتع کے احکام ذکر کئے جائیں گے

باب الجنایات

ماقبل سے مناسبت: محرمین کے اقسام اور احکام سے فراغت کے بعد اب ان عوارض کا ذکر کریں گے جو احرام کو عارض ہوتے ہیں۔

جنایات: جنایات جمع ہے جنایۃ کی۔ جنایت اس فعل کو کہتے ہیں جو شرعاً حرام ہو۔

باب الاحصار

مناسبت: احصار چونکہ محرم پر جنایت ہے اس لئے اس کو علیحدہ باب میں باب الجنایات کے بعد ذکر کیا جائے

احصار: احصار کے معنی ہے روکنا۔

اصطلاح شریعت میں: شریعت کی اصطلاح میں احصار یہ ہے کہ محرم کسی خوف یا دشمن یا بیماری کیوجہ سے افعال حج یا افعال عمرہ پورا کرنے سے روک جائے۔

باب الفوات

فوات: احصار بمنزلہ مفرد کے ہے اور فوات بمنزلہ مرکب کے ہے کیونکہ احصار نام ہے احرام بلا ادا ارکان کا اور فوات نام ہے احرام اور ادا ارکان کا۔

كتاب النكاح

نکاح لغت میں: ضم کے لئے ہے پھر وطی کے معنی میں نقل کیا کرلیا گیا وطی کے ضم پر مشتمل ہونے کیوجہ سے پھر عقد نکاح کی طرف نقل کرلیا گیا اس لئے کہ عقد سبب ضم ہے گویا عقد مجاز المجاز ہے، اصطلاح میں: النكاح ينعقد با لايجاب والقبول بلفظين يعبر بهماعن الماضى ۔یعنی نکاح متحقق ہوتا ہے ایسے دولفظوں کی وجہ سے جن کو صیغہ ماضی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

بابٌ فى الاولياء و الاكفاء

او لیاء: اولیاء جمع ہے ولی کی اور ولی ماخوذ ہے ولایت سے اور ولایت کہتے ہیں تنفيذ الامر على الغير کو

و الاکفاء: اکفاء جمع ہے کفو کی اور کفو کہتے ہیں نظیر اور ہمسر کو۔

باب المهر

ما قبل سے مناسبت: جب مصنف رحمۃ اللہ علیہ ارکان نکاح اور شرائط سے فارغ ہوگئے تو نکاح کے حکم کو بیان کرنا چاہتے ہیں اور حکم نکاح موجب مہر ہے بعض کہتے ہیں کہ مہر مال ہے اور بعض نے کہا کہ مہر صداق ہے اور صداق نام ہے اس مال کا جو عقد نکاح میں ذکر کیا جائے

کا کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مہر کے سات نام ہیں۔(۱) صداق (۲) نحلۃ (۳) اجر (۴) فریضہ (۵) مہر (۶) علیقہ (۷) العقر

باب نكاح الرقيق

ما قبل سے مناسبت: نکاح رقیق کو نصرانی اور نصرانیہ کی فصل سے مؤخر کیا ہے اس لئے کہ رق آثار کفر سے ہے کیونکہ ابتداء کافر کو رقیق بنایا جاتا ہے مسلمان کو نہیں اور چونکہ اثر مؤثر کے بعد آتا ہے اس لئے نکاح رقیق کو بعد میں بیان کیا رقیق مملوک کو کہتے ہیں رقیق واحد جمع سب پر بولا جاتا ہے

باب القَسم

ما قبل سے مناسبت: مصنف رحمہ اللہ نے جب تعدد نساء کے جواز کو بیان فرمایا تو ضروری ہے کہ ان کے حق میں اُس عدل کو ذکر کیا جائے جو شارع علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے وارد ہے اس لئے ''باب القسم'' کو منعقد کیا گیا۔

القَسم: القسم (فتح القاف) مصدر ہے، قسم سے مراد منکوحات میں برابری کرنا عدل بین النساء کا نام بھی قسم ہے اور قِسم (بکسر القاف) حصہ کے معنی میں ہے اور قَسَم (بفتح القاف والسین) یمین کے معنی میں ہے اور قسمت نام ہے مقاسمت اور انقسام کا۔

كتاب الرضاع

رضاع: رَضاع (بفتح الراء) اصل ہے اور رضاع ب (بکسر الراء) بھی ایک لغت ہے فصیح لغت میں سمع سے ہے اور اہل نجد نے کہا کہ ضرب سے ہے

لغت میں: رضاعت لغت میں چھاتی سے دودھ چوسنے کو کہتے ہیں

اصطلاح شریعت: شریعت میں رضیع کا آدمیہ کی چھاتی سے دودھ چوسنا وقت مخصوص میں آدمیہ کی چھاتی کی قید لگا کر احتراز ہے حیوان کی چھاتی سے:

كتاب الطلاق

ما قبل سے مناسبت: طلاق کو رضاعت کے بعد ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں موجب حرمت ہے، مگر رضاعت سے حرمت مؤبدہ ثابت ہوتی ہے اور طلاق سے غیر مؤبدہ

لغت میں: مغرِب میں ہے کہ طلاق مصدر ہے تطلیق کے معنی میں، جیسے سلام تسلیم کے معنی اور کلام تکلیم کے معنی میں، لغت میں طلاق کہتے ہیں مطلقاً قید اٹھانا

اصطلاح شریعت میں: قید نکاحی کو مخصوص الفاظ سے اٹھانا

کتاب لبیوع

مناسبت: کتاب البیوع کو کتاب الوقف کے بعد اس لئے ذکر کیا ہے کہ دونوں میں سے ہرایک مالک کی ملک کوزائل کردیتا ہے

لغت میں: مباد لۃ الشئی بالشئی (ایک چیز کو دوسرے چیز کے ساتھ تبدیل کرنا)

تعریف شرعی: مبادلۃ المال با لمال باالتراضی (ایک مال کو دوسرے مال کے عوض باہمی رضامندی سے تبدیل کرنے کو کہتے ہیں)

تنبیہ: لفظ بیع اضداد میں سے ہے خرید وفروخت دونوں کو کہتے ہیں:

باب خیار الشرط

مناسبت: ماقبل سے مناسبت یہ ہے کہ بیع دو قسم پر ہے (۱) بیع لازم (جس میں کسی کو فسخ کا اختیار نہ ہو (۲) بیع غیر لازم (جس میں متعاقدین میں سے کسی ایک یا دونوں کو فسخ کا اختیار ہو) تو چونکہ بیع لازم قوی ہے اس لئے اس سے پہلے بیع لازم کو بیان کیا۔

خیار شرط: خیار شرط یہ ہے کہ متعاقدین میں سے ہرایک یا دونوں میں سے کوئی ایک کہے کہ مجھے تین دن اختیار ہے اگر بیع پسند آئی تو ٹھیک ورنہ بیع فسخ کردوں گا۔

بابُ خیارِ الرؤیۃِ

خیار رؤیۃ کی تعریف: ماقبل کے ساتھ وجہ مناسبت باب خیار شرط میں گذر چکی ہے (کہ بیع دو قسم پر ہے) خیار رؤیت یہ ہے کہ کوئی دیکھے بغیر کوئی چیز خرید لے تو اسے اختیار ہے چاہے تو دیکھنے کے بعد اس کو لے لے اور چاہے تو رد کردے۔

باب خیار العیب

ماقبل کے ساتھ وجہ مناسبت باب خیار شرط میں گذر چکی ہے، خیار العیب میں اضافت از قبیل اضافۃ الشئی الی سببہ ہے کیونکہ اس خیار کا سبب عیب ہے،، اور یہاں عیب سے ایسا عیب مراد ہے جو بائع کے ہاں پیدا ہوں اور مشتری نے بیع اور قبضہ کے وقت نہ دیکھا ہو اور بائع نے اس عیب سے براءت کی شرط بھی نہ لگائی ہو۔

باب البیع الفاسد

بیع کی پانچ قسمیں ہیں (۱) باطل (۲) فاسد (۳) صحیح نافذ لازم (۴) صحیح نافذ غیر لازم (۵) صحیح موقوف۔

بیع باطل کی تعریف: وہ ہے جو نہ باَصلہ مشروع ہو اور نہ بوصفہ (باصلہ عدم مشروعیت سے مراد یہ ہے کہ مال متقوم نہ ہو) جیسے مردار کا بیچنا اس کا حکم یہ ہے کہ ملک کا فائدہ نہیں دیتی

بیع فاسد کی تعریف: بیع فاسد وہ بیع ہے جو مشروع باَصلہ ہو (یعنی مبیع مال متقوم ہو) مگر بوصفہ مشروع نہ ہو۔ بیع فاسد کا حکم یہ ہے کہ قبضہ کے بعد ملک کا فائدہ دیتی ہے۔

بابُ الاقالۃ

اقالہ اجوف واوی ہے یا اجوف یائی؟ بعض کہتے ہیں کہ اقالہ اجوف واوی ہے قول سے ہے پھر اقالہ میں ہمزہ سلبِ مأخذ کیلئے ہے بمعنی ازالۃ القول الاول ای البیع یعنی بیع کو زائل کردیا مگر یہ قول درست نہیں بلکہ اقالہ اجوف یائی ہے کیونکہ لغت والوں نے اقالہ کو قاف مع الیاء کے مادے میں ذکر کیا ہے نہ کہ قاف مع الواو کے مادے میں۔

اقالہ لغت میں: لغت میں بمعنی رفع الشئی واسقاط الشئی،،، اقالہ کی اصطلاح تعریف: اصطلاح میں رفع البیع کو کہتے ہیں،،، اور اقالہ بالاتفاق جائز ہے

با ب التولیۃ والمرابحۃ

ماقبل سے مناسبت: اب تک ان بیوع کا بیان تھا جن کا تعلق بیع سے ہوتا ہے اب یہاں سے ان بیوع کا بیان ہے جن کا تعلق ثمن سے ہوتا ہے

بیع باعتبار ثمن چار قسم پرهے، مساومہ، وضیعہ، مرابحہ، تولیہ،

مساومہ، سامان کا بھاؤ کرنا جس میں ثمن سابق کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ وضیعہ، ثمن اول سے کم کی عوض بیع کرنا،، مرابحہ اور تولیہ کی تعریفیں مصنفؒ نے متن میں بیان کی ہیں

باب الربوا

ماقبل سے مناسبت: باب الربوا کی ماقبل سے مناسبت یہ ہے کہ بیع مرابحہ میں بھی زیادتی ہے اور ربوا میں بھی زیادتی ہے مگر اول (مرابحہ) حلال، ثانی (ربوا) حرام ہے اور اشیاء میں اصل حلت ہے اس لئے مرابحہ کی بیان کو مقدم کیا اور ربوا کے بیان کو مؤخر کر دیا۔

لغت میں: ربوا لغت میں مطلق زیادتی کو کہتے ہیں۔

اصطلاح شریعت: اصطلاح شریعت میں ربوا معاوضہ مال بمال میں اس مالی زیادتی کا نام ہے جس کے مقابلے میں عوض نہ ہو۔

باب السَلم

ماقبل سے مناسبت: مصنف رحمۃ اللہ علیہ جب ان بیوع کے بیان سے فارغ ہو گئے جن میں دونوں عوضین یا کسی ایک پر مجلس عقد میں قبضہ ضروری نہیں تو اب ان بیوع کے بیان کو شروع فرمایا جن میں عوضین یا کسی ایک پر مجلس عقد میں قبضہ ضروری ہے،،، **چند اصطلاحات** مشتری کو رب السلم، بائع کو مسلم الیہ، ثمن کو رأس المال، اور مبیع کو مسلم فیہ کہتے ہیں

لغت میں: بیع سلم لغت میں عبارت ہے اس بیع سے جن میں ثمن معجّل ہو

اصطلاح فقہاء میں: عبارت ہے **بیع آجل بعاجلِ**، یعنی بیع سلم وہ عقد ہے جس میں ثمن پر **عاجلاً** اور مبیع پر **آجلاً** ملک ثابت ہوتی ہے۔

باب الصرف

لغت میں: لغوی معنی پھیرنا اور منتقل کرنا ہے،، **وجہ تسمیہ**: چونکہ عقد صرف کے دونوں عوضوں کو ہاتھوں ہاتھ پھیرنا اور منتقل کرنا ضروری ہے اسلئے اس عقد کا نام، صرف رکھا گیا ہے

اصطلاحی تعریف: بیع صرف وہ ہے جس کے دونوں عوضوں میں سے ہر ایک ثمن کی جنس سے ہو مثلاً سونا بعوض سونا یا بعوض چاندی فروخت کرنا یا روپیہ بعوض روپیہ فروخت کرنا۔

باب الکفالۃِ

لغت میں: کفالت لغت میں ضم یعنی ملانے کو کہتے ہیں (**قَالَ الله تعالى وَكَفَّلَهَاذَكَرِيَّااى ضمهاالى نفسه**)

شرعی تعریف: **ضَمُّ ذِمَّةٍ اِلىٰ ذِمَّةٍ فِى المُطَالَبَةِ**، یعنی ایک ذمہ کو دوسرے ذمہ سے مطالبہ میں ملانا کہ مطالبہ اب کفیل اور مکفول عنہ دونوں سے ہو سکتا ہے،

چند اصطلاحات: مقروض، کو **مکفول عنه** اور اصیل، دائن (قرضخواہ) کو **مکفول له**، ضامن وملتزم کو **کفیل** اور نفس یا دَین کو **مکفول و مکفول به** کہتے ہیں۔

باب الحوالة

ماقبل سے مناسبت: یہ ہے کہ کفیل اور محال علیہ میں سے ہر ایک اپنے اس چیز کو لازم کرتا ہے جو اصیل پر واجب تھی اور دونوں کا مقصد اعتماد ہے البتہ حوالہ میں محیل بری ہو جاتا ہے جبکہ کفالہ میں مکفول عنہ بری نہیں ہوتا لہذا کفالہ بمنزلہ مفرد اور حوالہ بمنزلہ مرکب کے ہے اس لئے حوالہ کے بیان کو مؤخر کر دیا

لغت میں: حوالہ لغت میں بمعنی زوال ونقل ہے

اصطلاح شریعت میں: برائے وثوق واعتماد محیل کے ذمہ سے محتال علیہ کے ذمہ کی طرف دین منتقل کر دینے کو حوالہ کہتے ہیں۔

چند اصطلاحات: مقروض کو **محیل**، قرضخواہ کو **محال، محتال له**، اور **محتال**،، حوالہ قبول کرنے والے کو **محتال علیه** اور اس مال کو **محال به** کہتے ہیں

کتاب القضاء

ماقبل سے مناسبت: قضاء کی ماقبل سے مناسبت یہ ہے کہ چونکہ بیوع اور کفالت وغیرہ کی وجہ سے اکثر لوگوں میں جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں اور قضاء سے لوگوں کے جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں،، **چند اصطلاحات**: قاضی، حکم کر کے جھگڑا کو ختم کرنے والا،، **مقضیٰ به**، جس دلیل کو قاضی اپنے فیصلے کے بنیاد بنائے، **مقضی له** جس کا حق دوسرے پر ثابت ہو، **مقضی علیه**، جس پر دوسرے کا حق ثابت ہو،

لغت میں: لغوی معنی فیصلہ کرنا،، کسی چیز کو مضبوط کرنا۔،،

اصطلاح شریعت میں: قضاء وہ قول ملزم ہے جو ولایت عامہ سے صادر ہو۔

باب التحکیم

ماقبل سے مناسبت: مصنف رحمہ اللہ نے اس کا ذکر قضاء سے اس لئے مؤخر کیا کہ محکّم کا مرتبہ بنسبت قاضی کے کم ہے کیونکہ قاضی کا فیصلہ ہر کسی پر نافذ ہوتا ہے جبکہ محکّم کا فیصلہ صرف ان پر نافذ ہوتا ہے جو اس کو ثالث مقرر کردے۔

تحکیم۔ باب تفعیل کا مصدر ہے بمعنی ثالث مقرر کرنا،، فریقین کو محکّمین اور ثالث کو محکّم کہتے ہیں قضاء کی طرح تحکیم سے بھی خصومت ختم ہوتی ہے۔

مسائل شتّٰی

شتّی جمع شتیت کی، جیسے جرحی جمع جریح کی، یہاں شتّی مرفوع ہے مسائل کے لئے صفت ہے۔ مصنفین حضرات کی یہ عادت ہے کہ کسی کتاب یا باب میں اگر کچھ مسائل ذکر کرنے سے رہ گئے ہوں تو ان کو اس کتاب یا باب کے آخر میں ذکر کر دیا جاتا ہے اور اس کا عنوان مسائل شتی، یا مسائل منثورہ یا مسائل متفرقہ رکھا جاتا ہے

کتاب الشهادت

مناسبت: کتاب الشہادت کی کتاب ادب القاضی کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ قاضی کا کسی کے حق میں فیصلہ کرنا مقصود ہے اور اس مقصود تک پہنچانے کا ذریعہ اور وسیلہ شہادت ہے اور مقصود وسیلہ سے مقدم ہوتا ہے

لغت میں: مشاہدہ کے بعد کسی چیز کی صحت کی خبر دینا،،

اصطلاح فقہاء میں: کسی کا حق ثابت کرنے کے لئے قاضی کی مجلس میں شہادت کے ساتھ سچی بات کی خبر دینے کے ہیں۔

کتاب الوکالة

مناسبت: ان کے درمیان مناسبت یہ ہے کہ شہادت اور وکالت دونوں میں سے ہر ایک اللہ تعالی کی صفت ہے چنانچہ باری تعالی کا ارشاد ہے ثُمَ اللهُ شَهِيدٌ عَلىٰ مَا يَفعَلُونَ،، ایک آیت میں ہے حسبُنَا اللهُ وَنِعمَ الوَكِيل ،،،،، وکیل فعیل کا وزن ہے بمعنی مفعول یعنی مفوّض الیه ،،

لغت میں: وِکالت (بکسر الواو) وَکالت (بفتح الواو) دونوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے لغوی معنی ہے سپرد کرنا،،

اصطلاح فقہاء میں: وکالت یہ ہے کہ آدمی کسی مخصوص اور معلوم تصرف میں دوسرے آدمی کو اپنا قائم مقام مقرر کردے۔

باب عذل الوکیل

مناسبت: عزل کے احکام کو مؤخر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ عزل ثبوت کے بعد ہوتا ہے لہذا مناسب یہ ہے کہ اس کے احکام بھی اخیر میں ذکر ہوں۔

کتاب الدعوٰی

مناسبت: وکالت کے ابواب میں سب سے زیادہ مشہور وکالت بالخصومت ہے اور وکالت بالخصومت دعوی کا سبب داعی ہے اور دعوی اسکا مسبب ہے اور مسبب سبب کے بعد ہوتا ہے اس لئے مصنف رحمہ اللہ نے کتاب الدعوٰی کو وکالت کے بعد ذکر فرمایا ہے

لغت میں: دعوی لغت میں اس قول کا نام ہے جس سے انسان دوسرے آدمی پر حق واجب کرنے کا دعوی کرے،

اصطلاحی تعریف: صاحب کنز نے دعوی کی اصطلاحی تعریف یوں کی ہے کہ جھگڑے کے وقت کسی شئی کو اپنی طرف منسوب کرنے کا نام دعوی ہے

کتاب الیمین

مناسبت: پہلے گذر چکا ہے کہ مدعی علیہ جب دعوی کا انکار کرے گا اور مدعی بینۃ پیش کرنے سے عاجز آجائے گا اور قسم کا مطالبہ کرے گا تو مدعی علیہ پر قسم واجب ہوگی پس مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں انہیں احکام کو ذکر کیا ہے جو احکام یمین کے ساتھ متعلق ہوتا ہے

کتاب التحالف

ماقبل سے **مناسبت**: مصنف رحمہ اللہ نے اس سے پہلے ایک سے قسم لینے کی احکام بیان فرمائے اب یہاں سے دو سے قسم لینے کے احکام بیان فرماتے ہیں اور چونکہ دو طبعاً ایک کے بعد ہوتے ہیں اس لئے وضعاً بھی دو کا حکم مؤخر کردیا گیا تاکہ وضع، طبع کے موافق ہوجائے

باب الدعوی النسب

مناسبت: اس سے پہلے مصنف رحمہ اللہ نے دعوی اموال کے احکام ذکر فرمائے اب یہاں سے دعوی نسب کے احکام ذکر فرماتے ہیں چونکہ دعوی اموال کثرتِ وقوع کی وجہ سے اہم تھا اس لئے اس کو پہلے ذکر فرمایا اور دعوی نسب کو اس کے بعد ذکر فرمایا۔ **دعوی**: دَعوۃ (بفتح الدال) کھانے کے لئے بلانے کے موقع پر استعمال ہوتا ہے اور دِعوۃ (بکسر الدال) نسب کا دعوی کرنے کے موقع پر استعمال ہوتا ہے اور دُعوۃ (بضم الدال) جہاد کے لئے بلانے کے موقع پر استعمال ہوتا ہے

کتاب الاقرار

مناسبت: مصنف رحمہ اللہ نے کتاب الدعوی کے بعد کتاب الاقرار، کتاب الصلح، کتاب المضاربۃ اور کتاب الودیعۃ کو ذکر فرمایا ہے جن میں مناسبت کچھ اس طرح ہے کہ مدعی علیہ یا تو مدعی کے دعوے کا اقرار کرے گا یا انکار، اگر اقرار کرے گا تو احکام اقرار کے بیان کا ئل کتاب الاقرار ہے اور اگر انکار کرے گا تو یہ خصومت کا سبب ہے تو احکام صلح کے بیان کائل کتاب الصلح ہے۔

لغت میں: اقرار لغۃً بمعنی اثبات ہے کہا جاتا ہے، قر الشئی اذا ثبت، **تعریف شرعی**: اخبار عن ثبوت حقّ الغَیر علی نَفسِہ، یعنی مقر کا اپنے نفس پر لازم وثابت شدہ حق غیر کی خبر دینے کو اقرار کہتے ہیں، **چند اصطلاحات**: اقرار والے کو مقِر اور جس کیلئے اقرار کیا جائے اس کو مقَرلہ اور جس شئی کی اقرار کی جائے اس کو مقَر بہ کہتے ہیں

باب الاستثناء ومافی معناہ

مناسبت: مصنف رحمۃ اللہ علیہ بلا مغیر موجب اقرار کے بیان سے فارغ ہوکر موجب اقرار مع مغیر کو شروع کررہے ہیں کیونکہ اصل عدم تغیر ہے،،

استثنیٰ: ثنی بمعنی پھیرنا سے باب استفعال ہے،

اصطلاحی تعریف: یہ ہے کہ ایک عام حکم یا عدد سے بعض افراد کے نکال لینے اور خاص کر لینے کو استثنیٰ کہتے ہیں یہاں استثنیٰ سے مراد یہ ہے کہ مقر نے جو کچھ اقرار کیا ہے اس میں سے کچھ الگ کردے اور **مافی معنی الاستثنیٰ** سے مراد شرط ہے کیونکہ شرط بھی استثناء کی طرف مغیر ہے

باب الاقرار المريض

مناسبت: تندرست لوگوں کے اقرار سے فراغت کے بعد اقرار مریض کا احکام بیان کر رہا ہے کیونکہ اول اصل ہے اور ثانی فرع ہے اور فرع کا ذکر اصل کے بعد ہی مناسب ہے

كتاب الصلح

مناسبت: مصنف رحمۃ اللہ علیہ کتاب الاقرار کے بعد کتاب الصلح لا رہے ہیں وجہ مناسبت ظاہر ہے کیونکہ مقر کا اقرار باعث نزاع ہوتا ہے اور نزاع متدعی صلح ہے

لغت میں: صلح اسم ہے مصالحت مصدر کا جو مخاصمت کی ضد ہے صلاح بمعنی استقامۃ الحال سے مشتق ہے شریعت میں اس عقد سے عبارت ہے جو نزاع اور خصومت کیلئے رافع ہو

كتاب المضاربت

مناسبت: مصلحت کے بعد مضاربت کے احکام بیان کر رہا ہے کیونکہ مضاربت مصالحت کے مانند ہے بایں حیثیت کہ اس میں بھی بدل ایک ہی جانب سے ہوتا ہے

لغت میں: یہ ضربۃ الارض سے مفاعلہ ہے بمعنی زمین پر پھیرنا اور گشت کرنا،، قال الله تعالى وآخرون يضربون فى الارض يبتغون من فضل الله

اصطلاحی تعریف: صاحب کنز وغیرہ نے مضاربت کی اصطلاحی تعریف اس طرح کی ہے کہ جس میں ایک (یعنی رب المال) کی جانب سے مال ہو اور دوسرے (مضارِب) کی جانب سے عمل اور محنت ہو، اور منافع میں دونوں شریک ہوں،،، وجہ تسمیہ: مضاربت کو مضاربت اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں مضارب طلب ربح کیلئے زمین میں سفر کرتا ہے

كتاب الوديعة

مناسبت: یہ ہے کی ایداع میں مال مودَع کے پاس اور مضاربت میں مال مضارب کے پاس امانت ہوتا ہے اس لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب المضاربت کے بعد کتاب الودیعۃ کے احکام کو ذکر فرمایا،، لغت میں ودیعت ودع سے ہے بمعنی ترک،، وجہ تسمیہ: امانت رکھی ہوئی چیز کو ودیعت اس لئے کہتے ہیں کہ اس کو امین کے پاس چھوڑا جاتا ہے۔

شریعت میں: تسليط الغير على حفظ المال (یعنی اپنے مال کی حفاظت پر غیر کو قدرت دینے) کو ودیعت کہتے ہیں

كتاب العارية

مناسبت: کتاب العاریۃ کی کتاب الودیعت کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں امانت ہیں پھر ودیعت خالص امانت ہے کسی شئی کی تملیک نہیں جبکہ عاریت میں امانت کے ساتھ ساتھ تملیک المنفعت بلاعوض بھی ہے،، چند اصطلاحات: کسی کی شئی عاریۃ لینے والے کو مستعير اور شئی دینے والے کو معیر اور اس شئی کو معار ومستعار کہتے ہیں

عاریت: عارية بمعنی عطیہ سے مشتق ہے اور عار کی طرف منسوب ہے کیونکہ عاریۃ چیز لینا باعث عیب وعار ہے،

شریعت میں: اور شریعت میں تملیک منافع بلاعوض سے عبارت ہے

كتا ب الهبة

مناسبت: كتاب الهبة کی كتاب العارية کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ ہبہ اور عاریۃ دونوں میں تملیک بلاعوض پائی جاتی ہے عاریۃ کو اس لئے مقدم کیا تاکہ ترکی من الادنی الی الاعلی ہو،،، ہبہ اصل میں: وہبٌ (ض) کا مصدر ہے شروع سے واؤ کو حذف کر کے آخر میں تانیث زیادہ کر دی گئی جیسے وعد یعد سے عدۃ،،

لغت میں: ہبہ اس کو کہتے ہیں کہ دوسرے ایسی چیز دی جائے جو اس کے لئے نافع ہو مال ہو یا غیر مال،،،

شریعت میں: ہبہ تملیک بلاعوض کو کہتے ہیں

کتاب الاجارہ

مناسبت: یہ ہے کہ ھبہ اور اجارہ میں دونوں میں تملیک کا معنی پایا جاتا ہے البتہ ہبہ میں تملیک عین اور اجارہ میں تملیک منافع ہے مصنف رحمہ اللہ ہبہ کو اس لئے پہلے ذکر فرمایا کہ عین اقوی اور مقدم ہوتی ہے منفعت سے۔ **لغت میں**: اجارہ لغۃ اجرۃ کا اسم ہے اس مزدوری کو کہتے ہیں جس کا استحقاق عمل خیر پر ہو اس لئے اس کے ذریعہ دعا دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے اجرک اللہ اعظم اللہ اجرک۔ پھر یہ مادہ کئی معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے، چند اصطلاحات، کرایہ پر دی ہوئی چیز کو ماجور دینے والے کو آجر لینے والے کو مستاجر کہتے ہیں

شرعی تعریف: صاحب قدری نے یہ تعریف کی ہے **الاجارة عقد علی المنافع بعوض** یعنی اجارہ ایسا عقد ہے جو منافع پر بعوض واقع ہو اور صاحب کنز نے یہ تعریف کی ہے الاجارۃ عقد علی منفعۃ معلومۃ بعوض معلوم الی مدۃ معلومۃ یعنی معلوم منفعت کو عوض معلوم کے بدلے مدت معلوم تک فروخت کرنے کو اجارہ کہتے ہیں۔

کتاب الولاء

مناسبت: کتاب المکاتب کے بعد کتاب الولاء کو اس لئے ذکر کیا کہ ولاء آثار کتابت میں سے ہے بایں وجہ کہ بدل کتابت کی آدائیگی کیبعد ملک رقبہ زائل ہو جاتی ہے مکاتب آزاد ہو جاتا ہے تو ولاء ثابت ہوتی ہے اور اثر شئی شئی کے بعد ہوتی ہے **لغت میں**: وَلاء بفتح الواو لغۃً بمعنی نصرت ومحبت کی ہے،، **شریعت میں**: ایسے قرابت حکمیہ کو کہتے ہیں جو عتق یا عقد موالات اس سے عبارت ہے کہ ایک شخص دوسرے کے ساتھ یہ معاہدہ کرلے کہ اگر میں نے کوئی جنایت کی تو اس کا تاوان تجھ پر ہے اگر میں مرگیا تو تو میرا وارث ہوگا

کتاب الاکراہ:

مناسبت: اکراہ اور موالات دونوں میں مخاطب کا حال حرمت سے حلت کی طرف متغیر ہوتا ہے یوں کہ موالات میں اگر عقد موالات نہ ہوتا تو مولی کے لئے دوسرے کا مال لینا حرام تھا عقد موالات ہوگیا تو حلال ہوگیا اسی طرح اکراہ میں اکراہ سے پہلے مکرَہ کے لئے جس کام کی مباشرت حرام تھی اکراہ کی بعد وہ حلال ہوگئی۔ **لغت میں**: کسی ناپسندیدہ کام مجبور کرنے پر اکراہ کہتے ہیں۔،، **شریعت میں**: کسی انسان کا دوسرے کے ساتھ ایسا فعل کرنا جس سے اس کے ختیار میں فساد آجائے مگر اس کی اہلیت باقی رہے

کتاب الحَجر

مناسبت: یہ ہے کہ اکراہ اور حجر دونوں میں اختیار سلب ہوتا ہے پھر اکراہ چونکہ تاثیر میں زیادہ قوی ہے اس لئے اکراہ کو اقوای ہونے کیوجہ سے احق بالتقدیم ہے۔ **لغت میں**: حجر (بالتثلیث) لغۃً مطلق روکنے اور منع کرنے کو کہتے ہیں اسی سے حِجر (بکسر الحاء) عقل کو کہتے ہیں کیونکہ عقل انسان کو افعال قبیحہ کے ارتکاب سے روکتی ہے قال اللہ تعالی هَل فِی ذٰلِكَ قَسَمٌ اللّذِی حِجر،، **اصطلاحی تعریف**: شخص مخصوص کو تصرف مخصوص یعنی قولی تصرفات (جیسے بیع، شراء ہبہ وغیرہ) یا تصرفات فعلی (جیسے قتل) روک دیا جائے

فصل فی حد البلوغ

مناسبت: صغرسنی چونکہ اسباب حجر میں سے ہے اس لئے اس کی انتہاء کو بیان کرنا ضروری ہوا اس لئے مصنف نے اس فصل میں صغرسنی کی انتہاء کو بیان کیا

لغت میں: بمعنی وصول، **اصطلاح میں**: حد صغر کی انتہاء کو بلوغ کہتے ہیں

کتاب الغصب

مناسبت: یہ ہے کہ جس طرح عبد ماذون کا تصرف مولی کی اذن سے نافذ ہوتا ہے اسی طرح غاصب کا تصرف بھی مالک کی اذن سے نافذ ہوتا ہے

لغت میں: کسی چیز کو زبردستی سے لے لینا خواہ وہ چیز مال ہو یا غیر مال ہو،،

شرعی تعریف: اخذ مال متقوم محترم بلا اذن مالکه بلا خِفية (یعنی غیر خفی طور پر کسی کا قیمتی ومحترم مال بغیر مالک کی اجازت کے لے لینے کو شرعاً غصب کہتے ہیں

کتاب الشفعة

مناسبت: کتاب شفعہ، کی غصب، کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ غصب اور شفعہ دونوں میں غیر کے مال کا اس کی رضامندی کے بغیر مالک ہونا پایا جاتا ہے

لغت میں: شفعہ، شفع سے ماخوذ ہے بمعنی ملانا ضد ہے وتر کا اور فیما نحن فيه میں بھی چونکہ شفیع ماخوذ (یعنی مشفوعہ زمین) کو اپنے ملک کے ساتھ ملا دیتا ہے اس لئے اس کو شفعہ کہتے ہیں،،، **شریعت میں**: تَملِكُ العِقَار جبر اَعلَى المُشتَرِى بِمَا قَامَ عَلَيهِ یعنی خریدی ہوئی زمین کا جراً اس قیمت پر مالک ہونا جس پر مشتری کو اس کی خرید میں پڑی ہے۔

کتاب القسمة

مناسبت: کتاب الشفعہ کے ساتھ کتاب القسمۃ، کی مناسبت یہ ہے کہ قسمت اور شفعہ حصہ شائعہ' کے نتائج میں سے ہیں **قسمت**: اقتسام کا نام ہے جیسے قدرت اقتدار کا نام ہے

شرعی تعریف: حقوق اور حصص کی تعدیل، کو قسمت، کہتے ہیں، قسمت کا سبب، کل شرکاء یا بعض شرکاء کا اپنی ملک سے علی وجہ الخصوص انتفاع کا طلب کرنا ہے،

رکن قسمت، وہ فعل ہے جس سے حصص میں افراز اور تمیز حاصل ہو **شرط قسمت**۔ یہ ہے کہ قسمت سے منفعت فوت نہ ہو، **حکم قسمت**، شریک کا حصہ علیحدہ طور پر متعین کرنا ہے

قسمت کی دلیل: یہ ہے کہ حضور ﷺ نے خیبر کو صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین) میں تقسیم فرمایا تھا

کتاب المزارعة

مناسبت: کتاب القسمۃ سے یہ ہے کہ مزارعۃ میں بھی کھیت سے جو پیداوار حاصل ہوتی ہے وہ مزارع اور مالک زمین کے درمیان تقسیم ہوتی ہے ، **مزارعة** زرع (بمعنی بونا، بیج ڈالنا) سے ہے، **شریعت میں**: عقد علی الزرع ببعض الخارج (یعنی پیداوار کے بعض حصہ پر کھیتی کرنے کا عقد کرنے) کو مزارعت کہتے ہیں اس کو مخابرہ اور محاقلہ بھی کہتے ہیں

کتاب المساقات

مناسبت: مناسبت ظاہر ہے کہ دونوں ملک منفعت کے لئے مشروع عقد ہیں ،، **مساقات**: (سقی) سے ہے بمعنی سیراب کرنا، **شریعت میں**: وہ عقد ہے کہ ایک شخص اپنا باغ دوسرے کو اس لئے دیدے تا کہ وہ اس کی اصلاح اور دیکھ بھال کرے اور عامل کو پیداوار میں سے معلوم حصہ دے اہل مدینہ مساقات کو معاملہ کہتے ہیں

کتاب الذبائح

مناسبت: مزارعت اور ذبح دونوں میں فی الحال مال کا اتلاف اور فی المآل انتفاع ہوتا ہے، یعنی مزارعت میں بیج زمین میں فنا کر دیا جاتا ہے تا کہ بعد میں نفع حاصل ہو اسی طرح مالک اپنا جانور فنا کرتا ہے تا کہ گوشت سے نفع حاصل ہو، ذبائح، ذبیحۃ، کی جمع ہے اور ذبیحہ مذبوح جانور کو کہتے ہیں اور مجازاً اس جانور کو کہتے ہیں جو عنقریب ذبح کیا جائے گا

کتاب الاضحية

لغت میں: اضحیہ اس جانور کو کہتے ہیں جو بوقت ضحیٰ ذبح کیا جائے پھر کثرت سے اس جانور میں استعمال ہونے لگا جو قربانی کے دنوں میں کسی بھی وقت ذبح کیا جائے

شریعت میں: حیوان مخصوص کو بنیت قربت وقت مخصوص میں ذبح کرنے کو کہتے ہیں

کتاب الرهن

لغت میں: مطلق حبس الشئی یعنی کسی چیز کے روک لینے کو کہتے ہیں قال الله تعالى كُلُّ نَفسٍ بِمَا كَسَبَت رَهِينَةٌ **شریعت میں**: ایسی مالی چیز کو کسی حق کے عوض میں روک لینے کو کہتے ہیں جس سے حق کی وصولیابی ممکن ہو،،، **چند اصطلاحات** ،، گروہ شدہ چیز کو رهن (من قبيل اطلاق المصدر وارادة المفعول) اور مرهون کہتے ہیں، رهن رکھنے والے مرتهن اور رهن دینے والے کو راهن کہتے ہیں

كتاب الاحياء الموات

لغت میں: کسی شئی کو زندہ کرنا۔اور موات لغت میں مالا روح فیہ، (جس میں روح نہ ہو)، یا ارض لا مالک لھا (ایسی زمین جس کا مالک نہ ہو) کو کہتے ہیں شریعت میں: احیاء موات غیر آباد زمین میں تعمیر یا کاشتکاری کر کے قابل انتفاع بنانے کو کہتے ہیں۔

كتاب الصيد

لغت میں: صید لغۃً مصدر ہے بمعنی شکار کرنا اصطلاح میں: ہر وہ جانور ہے جو طبعاً وحشی ہو اور اپنی حفاظت خود کر سکتا ہو اور بغیر حیلہ پکڑ نہ جا سکتا ہو

كتاب الجنايات

لغت میں: جنایات جنایۃ کی جمع ہے لغۃً تعدی اور تجاوز کے معنی میں ہے اصطلاح شریعت میں: فعل حرام کا نام ہے خواہ اس فعل کا وقوع مال میں ہو یا نفس میں ہو مگر یہاں فقہاء کے عرف میں جنایت اس تعدی سے عبارت ہے جو نفس آدمی یا اطراف (جیسے ہاتھ، پاؤں، ناک، کان وغیرہ) میں واقع ہو،

كتاب الديات

مناسبت: مناسبت جنایات سے ظاہر ہے کہ دیت انسان پر جنایت کی دو موجبوں (قصاص اور دیت) میں سے ایک ہے

دیات، دیۃ کی جمع ہے؛ شریعت میں: اس مال کو کہتے ہیں جو بدل نفس ہو اور ارش اس مال کو کہتے ہیں جو نفس سے کم جنایت واجب ہو،،

فصل فى الشجاج

جو زخم سر اور چہرہ پر ہو اس کو، شجة، کہتے ہیں جس کی جمع شجاج ہے اور باقی جسم کے زخم کو، جراحة، کہتے ہیں جس کی جمع جراحات، ہے

باب الجنين

فعیل بمعنی مفعول یعنی مجنون ہے اور مجنون بمعنی مستور ہے جنین وہ بچہ ہے جو اب تک رحم مادر میں مستور ہو اور جب پیدا ہو جائے تو اس کو ولید کہتے ہیں اس کے بعد وہ رضیع کہلاتا ہے

كتاب القَسَامَةِ

مناسبت: قتل کے بعض صورتوں میں قسامت کی ضرورت پیش آتی ہے،،، لغت میں: مطلقاً قسم کے معنی میں ہے۔اصطلاح شرع میں: بعدد مخصوص (پچاس) وسبب مخصوص (محلّہ میں میت کا پایا جانا) اور وجہ مخصوص (پچاس آدمیوں کا پچاس قسمیں کھانا) کے ساتھ قسم کھانے کو کہتے ہیں۔

كتاب المعاقل

معاقل معقلۃ (بفتح المیم وضم القاف) ہے بمعنی دیت اور دیت کو معقلہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ عقل سے ہے اور عقل بمعنی روکنا تو دیۃ بھی خونوں کو بہانے سے روکتی ہے اور انسانی عقل کو بھی عقل اس لئے کہتے ہیں کہ عقل انسان کو قبائح سے روکتی ہے اور عاقلہ قاتل کی نصرت کرنے والوں اور عقل (یعنی دیت) ادا کرنے والوں کو کہتے ہیں

كتاب الوصايا

وصایا وصیۃ، کی جمع ہے اور وصیۃ اسم بمعنی المصدر ہے ثم سمّی بِهِ المُوصىٰ بِهِ، اصطلاح شرع میں: وصیت وہ تملیک ہے جو مابعد الموت کی طرف بطریق تبرع مضاف ہو خواہ تملیک عین ہو یا تملیک دین یا منافع ہو،،، **چند اصطلاحات**، وصیت کرنے والے کو موصِی جس کو وصیت کی جائے اس کو موصیٰ الیہ، جس کیلئے وصیت کی جائے اس کو موصی لہ اور جس چیز کی وصیت کی جائے اس کو موصیٰ بہ کہتے ہیں

كتاب الخنثى

خنثی فُعلی کی وزن پر تخنث سے ہے بمعنی لچک اور نرمی اور خنثیٰ کے اعضاء میں بھی لچک اور تکسّر ہوتا ہے اصطلاح میں خنثی وہ مولود ہے، جس کیلئے فرج و ذکر دونوں ہوں

كتاب الفرائض

فرائض فریضۃ کی جمع ہے فریضۃ فرض سے مشتق ہے جو بمعنی قطع کرنے اور تقدیر کے ہے کہا جاتا ہے فرض القاضى النفقة اى قدرها،،،

اصطلاحی تعریف اس طرح کی گئی ھو عِلمٌ بِاُصولٍ من فِقهٍ وحسابٍ يُعرفُ به حَق كُلٍّ مِنَ التركةِ،،

☆☆وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين ☆☆